سوال

(451)والدین کی ناراضگی میں نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نکاح کے لیے لڑکا اور لڑکی رضا مند ہیں، لیکن والدین اس میں رکاوٹ ہیں، لڑکی گھر سے بھاگ کر لڑکے سے نکاح کر لیتی ہے، اس کے بعد والدین بھی راضی ہو جاتے ہیں' تو کیا یہ شادی صحیح ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ نکاح صحیح نہیں ہے اگرچہ اس کے بعد والدین راضی ہو جائیں، کیونکہ نکاح کے لیے ولی یعنی سرپرست کی اجازت ضروری ہے، جو عورت سرپرست کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیتی ہے، حدیث میں اس کے متعلق سخت وعید آئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو زانیہ اور بدکار کہا ہے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ’کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت خود اپنا نکاح کرے، بلاشبہ وہ عورت زانیہ ہے جس نے اپنا نکاح خود کر لیا۔‘‘ [1]

اگر اس کے والدین، اس نکاح کو قبول کر لیتے ہیں اور اس کے متعلق اپنی رضا مندی کا اظہار کرتے ہیں تو بھی نکاح دوبارہ کیا جائے گا کیونکہ پہلا عقدِ نکاح صحیح نہیں تھا، ان دونوں لڑکی اور لڑکے کو اللہ تعالیٰ سے اس غیر شرعی اقدام پر معافی مانگنا ہوگی اور فوراً علیحدگی اختیار کر کے دوبارہ سرپرست کی اجازت سے نکاح کیا جائے، پہلے نکاح کو شریعت تسلیم نہیں کرتی اگرچہ والدین نے اس پر اظہار رضا مندی کر دیا ہو۔

---

[1] ابن ماجہ، النکاح: ۱۸۸۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:379